السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

پارٹیوں کے متعلق اسلام کا کیا فیصلہ ہے؟ کیا اسلام میں اس قسم کی پارٹیوں بنانا جائز ہے جیسے حزب التحریر (آزادی کی پارٹی یا لبریشن فرنٹ) ' الاخوان المسلمون کی پارٹی وغیرہ۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مسلمانوں کیلیۓ جائز نہیں کہ دین میں ایسے فرقے اور پارٹیاں بنائی جائیں جو ایک دوسرے کو برا بھلا کہتی رہیں اور ایک دوسرے کو قتل کرتی رہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس افتراق سے منع فرمایا ہے۔ اس افتراق کو پیدا کرنے والے اور اس کے پیچھے چلنے والے کی مذمت کی ہے اور ایسی حرکت کرنے والوں کو عذاب عظیم سے ڈرایا ہے نیز اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے اس سے بیزاری کا اظہار فرمایا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا ۚ وَاذْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ كُنتُمْ أَعْدَاءً فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ فَأَصْبَحْتُم بِنِعْمَتِهِ إِخْوَانًا وَكُنتُمْ عَلَىٰ شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَأَنقَذَكُم مِّنْهَا ۗ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ١٠٣ وَلْتَكُن مِّنكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ ۚ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ١٠٤ وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ تَفَرَّقُوا وَاخْتَلَفُوا مِن بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْبَيِّنَاتُ ۚ وَأُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ١٠٥ ... آل عمران

''تم سب مل کر اللہ کی رسی کو مظبوطی سے پکڑلو اور متفرق نہ ہوجاؤ اور اللہ تعالیٰ کی اس وقت کی نعمت کو یاد کروجب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے تو اس نے تمہارے دلومیں الفت ڈال دی پس تم اسکی مہربانی سے بھائی بھائی ہوگئے اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے پر پہنچ چکے تھے تو اس نے تمہیں بچالیا اللہ تعالیٰ اسی طرح تمہارے لئے اپنی نشانیاں بیان کرتا ہے تاکہ تم راہ پاؤ۔ تم میں سے ایک جماعت ایسی ہونی چاہیۓ جو بھلائی کی طرف بلائے اور نیک کاموں کا حک کرے اور برے کاموں سے روکے اور یہی لوگ فلاح ونجات پانے والے ہیں اور ان لوگوں کی طرح نہ ہوجانا جو متفرق ہوگئے اور انہوں نے اختلاف کیا' اس چیز کے بعد کہ ان کے پاس واضح ہدایات آچکی تھیں۔ ان ہی لوگوں کےلئے بڑا عذاب ہے۔''

اور فرمایا:

إِنَّ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِي شَيْءٍ ۚ إِنَّمَا أَمْرُهُمْ إِلَى اللَّهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُم بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ١٥٩ مَن جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا ۖ وَمَن جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزَىٰ إِلَّا مِثْلَهَا وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ١٦٠ ... الأنعام

''جنهوں نےاپنے دین میں تفرقہ ڈالا اور (مختلف) پارٹیاں بن گئے' آپ کا ان سے کوئی تعلق نہیں۔ ان کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے۔ پھر وہ انہیں بتائے گا کہ وہ کیا کچھ کرتے رہے تھے۔ جو نیکی لے کر آیا تو اس کےلئے اس کا دس گناہ (اجروثواب) ہے اور جو برائی لے کر آیا، اسے صرف اس کے برابر ہی بدلہ (گناہ اورعذاب) ملے گا اور ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔''

اور یہ حدیث ثابت ہے کی نبی ﷺ نے فرمایا:

(لَا تَرْجِعُوا بَعْدِی كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ)

''میرے بعد کافر نہ بن جانا کہ ایک دوسرے کی گردنی کاٹنے لگو۔''

افتراق کی مذمت میں اور بھی بہت سی آیات اور احادیث موجود ہیں۔

اگر مسلمانوں کے حکمران نے انهیں اس انداز سے منظم کیا ہو کہ زندگی کے مختلف اعمال اور دینی ودنیوی معاملات ان کے درمیان تقسیم کردیۓ ہوں تاکہ ہر شخص دین یا دنیا کے کسی پہلو سے متعلق اپنا فرض ادا کرے تو یہ درست ہے۔ بلکہ یہ مسلمانوں کے حکمران کا فرض ہے کہ (تقسیم کار کے اصول پر) رعایا پر مختلف اقسام کے دینی اور دنیوی فرائض تقسیم کردے۔ مثلاً ایک جماعت کو علم حدیث کی خدمت کیلیۓ مقرر کرے وہ اسے دوسروں تک پہنچانے' مدون کرنے اور صحیح وضعیف احادیث کی پہچان وغیرہ کا کام کرے' دوسری جماعت فقہ کی تدوین اور تعلیم و تعلم میں مشغول ہوجائے' تیسری جماعت عربی زبان گرائمر اور زبان ادبی' بلاغت اور اس کے علمی اسرار کو ظاہر کرنے کی خدمات انجام دے' چوتھی جماعت جہاد کرے' مسلمانوں کی سرزمین کی حفاظت کرے' مزید علاقے فتح کرے اور اسلام کی نشرواشاعت میں پائی جانے والی رکاوٹوں کو دور کرے' ایک اور جماعت صنعتی اور زرعی پیداوار اور تجارت کے فرائض انجام دے۔ اسی طرح دوسرے کام بھی کیۓ جائیں تو اس قسم کی تقسیم زندگی کی ضرورت ہے' اس کے غیر امت کا نظام قائم رہ سکتا ہے نہ اس کے بغیر اسلام کی حفاظت اور پر سختی سے عمل پیرا رہیں' ان سب کا ہدف ایک ہو' اسلام کی تائید ونصرت۔ اس کے دفاع اور خوشحال زندگی کے وسائل کے حصول a نشرواشاعت ہوسکتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ سب لوگ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کیلیۓ ایک دوسرے سے تعاون کریں' سب کے سب اسلام زیر سایہ' اس کے جھنڈے تلے اللہ تعالیٰ کی سیدھی راہ پر چلتے رہیں گمراہ کن راستوں پر چلنے سے اجتناب کریں اور ہلاک ہونے ولے فرقوں سے بچ کر رہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَأَنَّ هَٰذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ ۖ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَن سَبِيلِهِ ۚ ذَٰلِكُمْ وَصَّاكُم بِهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ١٥٣ ... الأنعام

’’اور یہ میرا راستہ ہے بالکل سیدھا‘ تو اس کی پیروی کرو اور (دوسری) راہوں کی پیروی نہ کرو (ورنہ) وہ تمہیں اس کے راستے سے جدا کر دیں گی اور اس نے تمہیں یہ نصیحت کی ہے تاکہ تم بچ جاؤ۔‘‘

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ دارالسلام

ج1

محدث فتویٰ